اربعون حدیثاً فی فضائل

قال رسول اللہ ﷺ: نضّر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ

اربعین

فضائلِ سیدہ فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام

www.KitaboSunnat.com

تالیف، ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج وتحقیق: حافظ ابو محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

106

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا

في فضائل فاطمة والحسن والحسين

اربعین

فضائل سیّدہ فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ عنہم

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق انصار السنة پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں

نام کتاب: اربعین فضائل سیّدہ فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ عنہم

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 5
- اہل بیت کے مناقب کا بیان 14
- سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ناراض مت کرنا 17
- سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار 17
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے کھڑے ہو جاتے 19
- سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت 20
- سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سچائی 21
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت 21
- سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری 27
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت 28
- سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھول ہیں 29
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی سواری بنے 29
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو منبر سے اتر کر اٹھانا 30
- سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے 32
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف ہوتی 32
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بیان 33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اہل عراق کا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنا 36
- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کا ثواب 36
- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے 38
- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائی 39
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسے 41
- سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت 42
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا مقتل 43
- فہرست احادیث نبویہ 44
- مصادر و مراجع 48

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴿۲﴾﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خودساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

1 فتح القدير : 488/1۔

2 صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔‘‘

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

’’هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔‘‘ [1]

’’وہ اہل حدیث ہیں۔‘‘

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

’’اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔‘‘

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِیْن فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِیْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِیْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِیْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِیْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْکَامِ الشَّرْعِیَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْکَامِیَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْکُبْرٰی لِلْبَیْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِنْ کِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ''أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضَائِلِ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ'' زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

اہل بیت کے مناقب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (الاحزاب: 33)

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے خوب پاک کرنا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ (الشوریٰ: 23)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر رشتہ داری کی وجہ سے دوستی۔''

حدیث 1

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.)) [1]

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3786۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں عرفے کے دن دیکھا، آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوکر خطبہ دے رہے تھے، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے: ایک اللہ کی کتاب ہے، دوسرے میری عترت، یعنی اہل بیت ہیں۔‘‘

حدیث 2

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِی سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ، وَأَنْتِ إِلَى خَيْرٍ.))[1]

’’اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب (پروردہ) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اتری تو آپ نے فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور آپ نے انہیں ایک چادر میں ڈھانپ لیا اور علی آپ کی پشت مبارک کے پیچھے تھے تو آپ نے انہیں بھی چادر میں چھپا لیا، پھر ارشاد فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان کی ناپاکی کو دور

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3787۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرما دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے، اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: تو اپنی جگہ پر رہ اور تو بھی نیکی پر ہے۔"

حدیث 3

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا.)) [1]

"اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں ایسی چیز چھوڑنے والا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے: ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے گویا وہ ایک رسّی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے اور دوسری میری عترت، یعنی میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ یہ دونوں حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے تو تم دیکھ لو کہ ان دونوں کے سلسلے میں تم میری کیسی جانشینی کر رہے ہو۔"

حدیث 4

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3788۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 356، 357.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْتِي بِحُبِّي .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے محبت کرو، کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلا رہا ہے اور محبت کرو مجھ سے اللہ کی خاطر اور میرے اہل بیت سے میری خاطر۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ناراض مت کرنا

حدیث 5

((وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي .)) [2]

''اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار

حدیث 6

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي . فَبَكَيْتُ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ

---

1. سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3789.
2. صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم: 3714 و اللفظ له، صحیح مسلم، رقم: 2449.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ .)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوشیدہ گفتگو یہ کی تھی: حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کرتے تھے، البتہ اس سال دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرے خیال کے مطابق میری موت قریب آ چکی ہے اور یقیناً تم میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ملاقات کرو گی۔ تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمھیں پسند نہیں کہ تم جنت کی عورتوں یا اہل ایمان کی عورتوں کی سردار ہو۔ تو اس وجہ سے میں ہنس پڑی۔''

حدیث 7

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا ، فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا: دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ: مَنْ هَذَا حُذَيْفَةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ . قَالَ: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ ، وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَأَنَّ الْحَسَنَ ، وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .)) ❷

---

❶ صحيح بخاری ، كتاب المناقب ، رقم: 3624، صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، رقم: 2450.

❷ سنن كتاب المناقب ، رقم: 3781- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حال ہی میں کب گئے تھے؟ میں نے کہا: اتنے اتنے دنوں سے میں ان کے پاس نہیں جاسکا ہوں، تو وہ مجھ پر خفا ہوئیں، میں نے ان سے کہا: اب مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے دیجیے میں آپ کے ساتھ صلاۃِ مغرب پڑھوں گا اور آپ سے میں اپنے اور آپ کے لیے دعا مغفرت کی درخواست کروں گا، چنانچہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ مغرب پڑھی پھر آپ (نوافل) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے عشاء پڑھی، پھر آپ لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے چلا، آپ نے میری آواز سنی تو ارشاد فرمایا: کون ہو؟ حذیفہ؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، حذیفہ ہوں، آپ نے کہا: کیا بات ہے؟ بخشے اللہ تمہیں اور تمہار ماں کو۔ (پھر) آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اترا تھا، اس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور یہ بشارت دینے کی اجازت مانگی کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما اہل جنت کے جوانوں (یعنی جو دنیا میں جوان تھے ان) کے سردار ہیں۔''

حدیث 8

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْيَمُ اِبْنَةُ عِمْرَانَ .)) [1]

[1] مسند احمد: 293/1، صحیح ابن حبان بترتیب الاحسان: 6971، 7010، مستدرک الحاکم: 594/2، 160/3، 185۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، علامہ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے کھڑے ہو جاتے

حدیث 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، قَالَتْ: وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) جب کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتیں تو آپ کھڑے ہو جایا کرتے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں آپ کا بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 10

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ سَلَامُ اللّٰهِ

[1] سنن ترمذی، رقم: 3872۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا! اِنَّ اللّٰهَ يُغْضِبُ لِغَضَبِكِ ، وَ يَرْضٰى لِرِضَاكِ .)) [1]

''اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بغض کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے اور تمہارے ساتھ راضی ہونے کی وجہ سے راضی ہو جاتے ہیں۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سچائی

حدیث 11

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ اَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ اَبِيْهَا .)) [2]

''اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے امت محمدیہ میں سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو راست گو نہیں دیکھا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت

حدیث 12

((وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، اِشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ ، لَا أُغْنِى عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا بَنِى عَبْدِمَنَافٍ ، لَا

[1] مستدرك حاكم، رقم:4730، معجم كبير للطبرانی ، رقم:1001- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] حلية الاولياء:41/2، 42، مستدرك حاكم:161/3- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُغْنِی عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ، لَا أُغْنِی عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، وَ يَا صَفِيَّةُ ، عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ، لَا أُغْنِی عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ، سَلِينِی مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِی لَا أُغْنِی عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ آیت نازل فرمائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے قریش والو! اپنے نفسوں کو خرید لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف میں اللہ کے ہاں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں تیرے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی! میں اللہ کے ہاں تیرے کسی کام نہیں آؤں گا، اور اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال سے جو چاہو لے لو مگر میں اللہ کے ہاں تیرے کسی کام نہیں آؤں گا۔''

حدیث 13

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِی جَهْلٍ ، وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِیٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ اَبِی جَهْلٍ ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّی اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم الحدیث:4771.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي ، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِّنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَّفْتِنُوهَا ، وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا ، قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ .)) [1]

''اور مجھے علی بن حسین (زین العابدین) نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا، جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس (نکاح میں) تھیں تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ کی قوم (بنو ہاشم) کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں آتا اور یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ حضرت مسور نے کہا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، جب آپ نے شہادت کے الفاظ ادا کیے تو میں نے سنا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد! میں نے ابو العاص بن ربیع کو رشتہ دیا تو اس نے میرے ساتھ بات کی تو سچی بات کی، بے شک فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری جان کا ٹکڑا ہے مجھے یہ بہت برا لگتا ہے کہ لوگ اسے آزمائش میں ڈالیں اور بات یہ ہے کہ اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوں گی۔ حضرت مسور نے کہا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم :6310.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث 14

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ، لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي ، مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا ، فَلَمَّا رَأٰى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ ، بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ ، لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ ، فَنَعَمْ ، أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى ، فَأَخْبَرَنِي: أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ، وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ ، وَإِنِّي لَا أُرٰى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي ، فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ ، فَلَمَّا رَأٰى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالَتْ: فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ .))[1]

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6313.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی سب ازواج آپ کے پاس موجود تھیں، ان میں سے کوئی (وہاں سے) غیر حاضر نہیں ہوئی تھی، اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ذرہ برابر مختلف نہ تھی۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید!'' پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا، پھر راز داری سے ان کے ساتھ بات کی تو وہ شدت سے رونے لگیں جب آپ نے ان کی شدید بے قراری دیکھی تو آپ نے دوبارہ ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ (بعد میں) میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو چھوڑ کر خاص طور پر آپ سے راز داری کی بات کی، پھر آپ روئیں (کیوں؟) جب رسول اللہ ﷺ (اس جگہ سے) تشریف لے گئے تو میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا؟ انہوں نے کہا: میں ایسی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کر دوں، پھر جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو میں نے ان سے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں اس کی بنا پر اصرار کرتی ہوں (اور یہ اصرار جاری رہے گا) الا یہ کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے کہا: اب (اگر آپ پوچھتی ہیں) تو ہاں، پہلی بار جب آپ نے سرگوشی کی تو مجھے بتایا: ''جبرئیل آپ کے ساتھ سال میں ایک یا دو بار قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور ابھی انہوں نے ایک ساتھ دو بار دور کیا ہے اور مجھے اس کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا کہ اجل (مقررہ وقت) قریب آ گیا ہے، اس لیے تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے صبر کرنا، میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں گا۔'' (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اس پر میں اس طرح روئی جیسا آپ نے دیکھا، پھر جب آپ ﷺ نے میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شدید بے قراری دیکھی تو دوسری بار میرے کان میں بات کی اور فرمایا: ''فاطمہ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم ایماندار عورتوں کی سردار بنو، یا (فرمایا:) اس امت کی عورتوں کی سردار بنو؟'' کہا: تو اس پر میں اس طرح سے ہنس پڑی جیسے آپ نے دیکھا۔''

حدیث 15

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِی مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ .)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام مہدی میری عترت سے یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔''

حدیث 16

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام: وَا كَرْبَ أَبَاهُ! فَقَالَ: لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ . فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهْ، مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهْ، إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ! فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام: يَا أَنَسُ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ؟)) [2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب المهدی، رقم: 4284۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم: 4462.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیمار ہوئے اور آپ پر غشی طاری ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرے والد کو سخت تکلیف ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! آج کے بعد تمہارے والد کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے ابا جان! جس نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا۔ اے میرے ابو جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے۔ اے والد گرامی! ہم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے انتقال کی خبر دیتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انس! تمہارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے کے لیے کیونکر آمادہ ہوئے تھے؟''

سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری

حدیث 17

((عَنْ إِيَاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتّٰى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ.))[1]

''ہمیں ایاس نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آپ کے سفید خچر پر بٹھا کر اس کی باگ پکڑ کر چلا، یہاں تک کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لے گیا۔ یہ (ایک بچہ) آپ کے آگے بیٹھ گیا اور وہ (دوسرا بچہ) آپ کے پیچھے بیٹھ گیا۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6260.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت

حدیث 18

((وَعَنْ أُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ؟ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ، قَالَ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رضی اللہ عنہما عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا.)) [1]

"اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات میں کسی ضرورت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے باہر) تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز اٹھائے ہوئے تھے۔ معلوم نہیں وہ کیا تھی؟ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو عرض کیا: "آپ کیا اٹھائے ہوئے ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر رکھ لی تو وہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تھے جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کولہے پر اٹھایا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت فرما۔"

---

[1] سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب أبي محمد الحسن بن علي والحسين بن علي رضی اللہ عنہما، رقم: 3769۔ محدث البانی نے اسے "حسن" کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھول ہیں

حدیث 19

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی سواری بنے

حدیث 20

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہما أَوْ أَحَدُهُمَا فَرَكِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ بِيَدِهٖ أَوْ أَمْسَكَهُمَا ، وَقَالَ: نِعْمَ الْمَطِيَّةُ مَطِيَّتُكُمَا .)) [2]

''اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما یا دونوں میں سے کوئی ایک آیا اور (دوران سجدہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر چڑھ گیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو اپنے ہاتھ سے اسے یا دونوں کو پکڑ لیا اور (نماز کے بعد) فرمایا: تم دونوں کی سواری تو کیا ہی خوب سواری ہے۔''

---

[1] صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضی اللہ عنہما، رقم: 3753.

[2] مجمع الزوائد: 184/9، تحقيق محمد عبد الله الدرويش .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو منبر سے اتر کر اٹھانا

حدیث 21

((وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہما عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا.)) [1]

’’اور حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ (کم سن) حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں سرخ قمیصیں پہنے، گرتے پڑتے آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے، دونوں کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔ میں نے دونوں بچوں کو گرتے پڑتے آتے دیکھا اور صبر نہیں کرسکا اور اپنی بات کا سلسلہ منقطع کر کے دونوں کا اٹھالیا۔‘‘

سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

[1] سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب أبی محمد الحسن بن علی والحسین بن علی رضی اللہ عنہم، رقم: 3774۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہما سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .)) ❶

''اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔''

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف ہوتی

حدیث 23

((وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي .)) ❷

''اور حضرت یزید بن ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی رونے کی آواز سنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔''

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بیان

حدیث 24

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ، وَهُوَ قَائِمٌ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُوْرَةٌ فِيهَا دَمٌ،

❶ سنن الترمذی، باب مناقب أبی محمد الحسن والحسين بن علی رضی اللہ عنہما، رقم: 3768، سلسلة الصحيحة، رقم: 796.

❷ المعجم الكبير للطبرانی: 116/3، رقم: 2847.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْتُ: بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، مَا ھٰذَا؟ فَقَالَ: دَمُ الْحُسَیْنِ وَأَصْحَابِہٖ، لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُہُ مُنْذُ الْیَوْمِ. فَأَحْصَیْنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ، فَوَجَدُوْہُ قَدْ قُتِلَ فِی ذٰلِکَ الْیَوْمِ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نصف النہار کے وقت میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غبار آلود پراگندہ بالوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ایک بوتل ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (میرے بیٹے) حسین اور اس کے (جانثار) ساتھیوں کا خون ہے اور میں اسے فلاں دن سے جمع کر رہا ہوں۔ پس ہم نے اس دن کا شمار کیا تو (راوی کہتے ہیں کہ) انہیں معلوم ہو گیا کہ ٹھیک اسی دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تھے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ وَھْبِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِی أُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اضْطَجَعَ ذَاتَ لَیْلَةٍ لِلنَّوْمِ فَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ حَائِرٌ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَھُوَ حَائِرٌ دُوْنَ مَا رَأَیْتُ بِہِ الْمَرَّةَ الْأُوْلٰی ثُمَّ اضْطَجَعَ فَاسْتَیْقَظَ وَفِی یَدِہٖ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ یُقَلِّبُھَا. فَقُلْتُ: مَا ھٰذِہِ التُّرْبَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِی جِبْرِیْلُ أَنَّ ھٰذَا یُقْتَلُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ لِلْحُسَیْنِ فَقُلْتُ لِجِبْرِیْلَ:

[1] مسند احمد: 283/1، رقم: 2553۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرِنِی تُرْبَةَ الْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ بِهَا . فَهٰذِهٖ تُرْبَتُهَا .))❶

''اور حضرت عبداللہ بن وہب بن زمعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات سونے کے لیے آرام فرما ہوئے تو (تھوڑی دیر بعد) بیدار ہوگئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشان (سے لگ رہے) تھے۔ پھر (دوبارہ) لیٹے اور بغیر سوئے (تھوڑی دیر) لیٹے رہے اور پھر بیدار ہوگئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشان تھے لیکن اتنے پریشان نہیں تھے جتنے میں نے پہلی مرتبہ دیکھے تھے۔ پھر لیٹ گئے اور پھر اٹھ بیٹھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں سرخ مٹی تھی جسے آپ الٹ پلٹ رہے تھے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، یہ کیسی مٹی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ یہ (میرا بیٹا حسین) ارضِ عراق میں شہید کیا جائے گا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا: مجھے وہ مٹی دکھاؤ جہاں اسے شہید کیا جائے گا۔ تو یہ وہ مٹی ہے۔''

حدیث 26

((وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِیْ بَيْتِیْ . فَقَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَیَّ اَحَدٌ . فَانْتَظَرْتُ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہ فَسَمِعْتُ نَشِيْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِیْ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ، مَا عَلِمْتُ حِيْنَ دَخَلَ فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام فِی الْبَيْتِ فَقَالَ: تُحِبُّهٗ؟ قُلْتُ: اَمَّا مِنَ الدُّنْيَا فَنَعَمْ . قَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هٰذَا بِاَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ . فَتَنَاوَلَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام مِنْ تُرْبَتِهَا فَأَرَاهَا النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا اُحِيْطَ بِحُسَيْنٍ

❶ مستدرک حاکم: 440/4، رقم: 8202، المعجم الکبیر للطبرانی: 109/3، رقم: 2821، 308/23.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حِيْنَ قُتِلَ قَالَ: مَا اسْمُ هٰذِهِ الْاَرْضِ؟ قَالُوْا: كَرْبَلَاءُ. قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ.)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے اور سب سے فرما دیا کہ ابھی میرے پاس کوئی نہ آئے۔ پس میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں) داخل ہوئے۔ پھر میں نے ہچکی بندھنے کی آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے تھے جب میں نے (حجرہ مبارک میں) جھانکا تو کیا دیکھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مبارک پیشانی پونچھ رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ رو بھی رہے ہیں۔ پس میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتی یہ کب اندر داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل علیہ السلام گھر میں موجود ہیں اور مجھے کہا ہے کہ آپ اس (حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے ہیں؟ اور میں نے کہا ہاں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: بے شک آپ کی امت اسے ایسی سرزمین پر شہید کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے اور جبرائیل اس سرزمین کی مٹی بھی لائے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی انہیں دکھائی۔ پھر جب حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت کے وقت گھیرے میں آئے تو پوچھا اس جگہ کا نام کیا ہے؟ کہا گیا، کربلا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا کہ یہ جگہ کرب کی بھی ہے اور بلاء کی بھی۔''

---

[1] مسند احمد: 782/2، رقم: 1391، المعجم الكبير للطبرانی: 108/3، رقم: 2819، 289/23، رقم: 637.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل عراق کا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنا

حدیث 27

((وَعَنِ ابْنَ أَبِی نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا.)) [1]

''اور حضرت ابن ابونعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام باندھنے والے کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں حکم پوچھا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دونوں ہی تو میرے گلشن دنیا کے دو پھول ہیں۔''

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کا ثواب

حدیث 28

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 3543، مسند احمد، رقم: 5568.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو (بھی) اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے، اس سے (بھی) محبت فرما۔“

حدیث 29

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی طَآئِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا یُكَلِّمُنِی وَلَا اُكَلِّمُهٗ حَتّٰی جَآءَ سُوقَ بَنِی قَیْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰی اَتٰی خِبَآءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ یَعْنِی حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهٗ اِنَّمَا تَحْبِسُهٗ اُمُّهٗ لِاَنْ تُغَسِّلَهٗ وَتُلْبِسَهٗ سِخَابًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَآءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّهٗ.)) [2]

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: میں دن کے کسی وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا، نہ آپ مجھ سے کچھ فرما رہے تھے، نہ میں آپ سے کچھ عرض کر رہا تھا یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں آ گئے، پھر آپ (واپس) چل پڑے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے آئے، پھر فرمایا: کیا یہاں چھوٹو ہے؟ کیا یہاں چھوٹو ہے؟ آپ کی مراد حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے تھی۔ ہم نے سمجھ لیا کہ ان کی والدہ انہیں روک رہی ہیں کہ انہیں نہلا دیں اور ان کے گلے میں (خوشبو کے لیے) لونگ وغیرہ کا کوئی ہار ڈال دیں۔ کچھ ہی دیر گزری کہ وہ بھاگتے ہوئے آئے یہاں تک کہ دونوں نے ایک دوسرے کو گلے سے لگایا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔“

---

1. صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 6256.
2. صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 6257.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے

حدیث 30

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما .)) 1

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی نہیں تھا۔''

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ .)) 2

''اور حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما ان سے مشابہت رکھتے تھے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبٍ لَهُ فِي أَنْفِهِ، وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ، قَالَ قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .)) 3

---

1 صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، رقم: 3752.

2 سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3777۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

3 سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3778۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس تھا کہ حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو وہ ان کی ناک میں اپنی چھڑی مار کر کہنے لگا میں نے اس جیسا خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا، کیوں ان کا ذکر حسن سے کیا جاتا ہے (جب کہ وہ حسین نہیں ہے)۔ تو میں نے کہا: سنو یہ اہل بیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔''

حدیث 33

((وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ.)) [1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حسن سینہ سے سر تک کے حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حسین اس حصے میں جو اس سے نیچے کا ہے سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے۔''

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائی

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ رضی اللہ عنہ عَلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ: ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3779، المشکاۃ، رقم: 6161.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِينَ .)) ❶

''اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر لوگوں پر ڈالتے اور ایک نظر حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور مجھے امید ہے کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح ہوگی۔''

حدیث 35

((وَعَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ قَالَ: قَالَ لِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما: عَلَّمَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِی الْوِتْرِ . قَالَ ابْنُ جَوَاسٍ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِیْمَنْ هَدَیْتَ ، وَعَافِنِی فِیْمَنْ عَافَیْتَ ، وَتَوَلَّنِی فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ، وَبَارِكْ لِی فِیْمَا أَعْطَیْتَ ، وَقِنِی شَرَّمَا قَضَیْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِی وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ ، وَإِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ [وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ] تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ .)) ❷

''اور ابوالحوراء بیان کرتے ہیں کہ مجھے حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت وتر کی تعلیم دی تھی کہ میں کہا کروں: اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرے میں شامل فرما جنہیں تو نے ہدایت دی۔ اور مجھے

❶ صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضی اللہ عنہما، رقم :3629.

❷ سنن الكبریٰ بيهقی : 290/2، سنن ابوداؤد، باب القنوت في الوتر، رقم: 1425۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل کر جنہیں تو نے عافیت بخشی۔ اور مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر دے جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت ڈال دے۔ اور جس شر کا تو نے فیصلہ کیا ہے مجھے اس سے محفوظ فرما۔ بے شک تو ہی فیصلہ صادر کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل و خوار نہیں ہو سکتا اور وہ شخص عزت نہیں پا سکتا جس سے تو دشمنی کرے۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند و بالا ہے۔''

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسے

حدیث 36

((وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُسَيْنٌ رضی اللہ عنہ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ رضی اللہ عنہ ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا ، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ .)) [1]

''اور حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے۔ حسین رضی اللہ عنہ میرے نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔''

[1] سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب أبی محمد الحسن والحسین بن علی رضی اللہ عنہما، رقم: 3775۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت

حدیث 37

((وَعَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ.)) ❶

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنتی آدمی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے، وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔''

حدیث 38

((وَعَنْ اَبِيْ فَاخِتَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَاتَ عِنْدَنَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ نَائِمَان، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى قِرْبَةٍ لَّنَا، فَجَعَلَ يَعْصِرُهَا فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَسْقِيْهُ فَتَنَاوَلَهُ الْحُسَيْنُ لِيَشْرَبَ فَمَنَعَهُ، وَبَدَاَ بِالْحَسَنِ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّهُ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ اسْتَسْقٰى اَوَّلَ مَرَّةٍ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّيْ، وَاِيَّاكَ، وَهٰذَيْنِ، وَهٰذَا الرَّاقِدَ۔يَعْنِيْ عَلِيًّا۔يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ۔ يَعْنِيْ: فَاطِمَةَ وَوَلَدَيْهَا: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضي الله عنهم.)) ❷

''اور ابو فاختہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ہاں ہی رات گزاری، حسن و حسین سو

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم :4003.

❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم :3319.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔ (رات کو) حسن نے پانی مانگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مشکیزے کی طرف گئے، پیالے میں پانی نکالا، پھر اسے پلانے کے لیے لے آئے، (اب حسن کی بجائے وہ پیالہ) حسین نے پینے کے لیے پکڑنا چاہا، لیکن آپ نے اسے نہ پینے دیا، پھر حسن سے ابتدا کی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے لگتا ہے کہ آپ کو حسن زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بات نہیں ہے، (دراصل) حسن نے پانی پہلے مانگا تھا (اس لیے پہلے پینے کا حق بھی اسی کا ہے)۔ پھر فرمایا: میں، تو، یہ دونوں اور یہ سونے والے (علی رضی اللہ عنہ) روزِ قیامت ایک مقام میں ہوں گے۔ ان دونوں سے مراد حضرت فاطمہ کے بیٹے حسن اور حسین ہیں۔''

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا مقتل

حدیث 39

((وَعَنْ سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ، وَعَلَى رَأْسِهِ، وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا .)) [1]

''سلمی کہتی ہیں کہ میں اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، وہ رو رہی تھیں، میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ وہ بولیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (یعنی خواب میں) آپ کے سر اور ڈاڑھی پر مٹی تھی، تو میں نے عرض کی، آپ کو کیا ہے؟ اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: میں نے حسین کا قتل ابھی

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3771.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابھی دیکھا ہے۔“

حدیث 40

((وعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ : اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكرًا اللَّيْلَةَ ـقَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: اِنَّهُ شَدِيْدٌ ـقَالَ: وَمَاهُوَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِيْ ـ قَالَ: رَاَيْتِي خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَاماً فَيَكُوْنُ فِي حِجْرِكَ ـ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ ، فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ يَوْمًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي اِلْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! بِأَبِي اَنْتَ وَاُمِّي مَالَكَ؟ فَقَالَ: اَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اُمَّتِي سَتَقْتُلُ اِبْنِي هٰذَا ـ فَقُلْتُ: هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ ـ وَاَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ .)) [1]

”اور سیدہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رات کو قبیح خواب دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ بہت سخت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آخر وہ ہے کیا؟ اس نے کہا: مجھے ایسے لگا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں پھینکا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے تو عمدہ خواب

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: 821.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دیکھا ہے، (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) ان شاء اللہ میری بیٹی فاطمہ کا بچہ پیدا ہوگا جو تیری گود میں ہوگا۔ واقعی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچہ حسین پیدا ہوا جو میری گود میں تھا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور حسین کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کو کیا ہو گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بتلایا کہ میری امت میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔ میں نے کہا: یہ بیٹا (حسین)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں، وہ میرے پاس اس علاقے کی سرخ مٹی بھی لائے۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست احادیثِ نبویہ

نمبر شمار	طرف الحدیث	صفحہ نمبر
:1	إِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیکُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ	14
:2	اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِی	15
:3	إِنِّی تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ	16
:4	أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ	16
:5	فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِی	17
:6	أَسَرَّ إِلَیَّ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِی الْقُرْآنَ	17
:7	مَا لِی بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا	18
:8	إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا	19
:9	أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ	20
:10	اِنَّ اللّٰهَ يُغْضِبُ لِغَضَبِكِ، وَ يَرْضٰى لِرِضَاكِ	20
:11	مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ اَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيرَ اَبِيهَا	21
:12	يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، اِشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ	21
:13	اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ	22
:14	كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ ﷺ عِنْدَهُ، لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ	24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15:	الْمَهْدِىُّ مِنْ عِتْرَتِى مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ	26
16:	لَمَّا ثَقُلَ النَّبِىُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ	26
17:	لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ	27
18:	طَرَقْتُ النَّبِىَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِى بَعْضِ الْحَاجَةِ	28
19:	هُمَا رَيْحَانَتَاىَ مِنَ الدُّنْيَا	29
20:	كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى فَجَاءَ الْحَسَنُ	29
21:	يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ	30
22:	الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہما سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ	30
23:	فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِى	31
24:	فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ	31
25:	اضْطَجَعَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِلنَّوْمِ فَاسْتَيْقَظَ	32
26:	كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِى بَيْتِى	33
27:	أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ	35
28:	اَللّٰهُمَّ إِنِّى أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ	35
29:	خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى طَائِفَةٍ	36
30:	لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ رضی اللہ عنہ مِنَ الْحَسَنِ	37
31:	رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ	37
32:	كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِىءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ	37
33:	مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ	38
34:	ابْنِى هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ	38
35:	عَلَّمَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ	39

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

36:	حُسَيْنٌ رضی اللہ عنہ مِنِّی وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ	40
37:	مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ	41
38:	زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَاتَ عِنْدَنَا	41
38:	رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِی فِی الْمَنَامِ	42
40:	اِنِّي رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ	43

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.